مزاراتِ اولیاء کی حکایات

مزارِ داتا گنج بخش

مزارِ شاہ رکنِ عالم

مزارِ اعلیٰ حضرت

مزارِ خواجہ غریب نواز

مزارِ غوثِ اعظم

MC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ہوسکتا ہے شیطٰن آپ کو یہ رِسالہ (48 صفحات) مکمّل پڑھنے سے روک دے مگر آپ پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی معلومات میں اضافہ ہوگا

560 قبروں سے عذاب اُٹھ گیا

ایک عورت نے مشہور ولیُّ اللّٰہ حضرتِ سیِّدُ ناحَسَن بَصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی طریقہ اِرشاد ہو کہ میں اُسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اُسے عمل بتادیا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں تو دیکھا، مگر اِس حال میں کہ **اُس کے بدن پر تارکول** (یعنی ڈامَر) **کالباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں!** یہ ہَیبتناک منظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی! اُس نے دوسرے دن یہ خواب حضرتِ سیِّدُ ناحسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو سنایا، سن کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بَہُت مَغْمُوم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ سیِّدُ ناحسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو **جنّت** میں ایک تَخت پر اپنے **سر پر تاج** سجائے بیٹھی ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو دیکھ کر وہ کہنے لگی: ''میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی

علیہ نے فرمایا: اُس کے بقَول تو تُو عذاب میں تھی، آخِر یہ انقِلاب کس طرح آیا؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اس نے مصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے **دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم 560 قبر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔**

(التذکرۃ فی احوال الموتٰی واُمور الآخرۃ ج ۱ ص ۷۴ ماخوذاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلوم ہُوا، دُرُود شریف کی بڑی بَرَکت ہے۔ جب بھی کسی قبرِستان کے قریب سے گزر ہو یاد کر کے **ترمِذی** شریف میں بیان کردہ یہ سلام کہہ لیجئے: اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحنُ بِالْاَثَر ترجَمہ: ''اے قَبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔'' (ترمِذی ج ۲ ص ۳۲۹ حدیث ۱۰۵۵) پھر سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ والا تبار پر دُرُود پاک بھیج کر اِس کا ثواب قبرِستان میں دَفن مسلمانوں کو اِیصال کر دیجئے، کیا عَجَب ہمارا یہ تحفۂ دُرُود کسی کی نَجات کا سبب بن جائے۔

بیکار گفتگو سے مِری جان چھوٹ جائے
ہر وَقْت کاش! لب پہ دُرُود و سلام ہو (وسائلِ بخشش ص ۱۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱) 500 دینار مل گئے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں کہ مکّۂ مکرّمہ کے ایک شافِعی مُجاوِر کا کہنا ہے: مِصْر میں ایک غریب شخص کے یہاں بچّے کی **وِلادت** ہوئی اُس نے ایک سماجی کارُکن سے رابِطہ کیا۔ وہ بچے کے والِد کو لیکر کئی لوگوں سے ملا مگر کسی نے مالی اِمداد نہ کی۔ آخر کار ایک بُزُرگ کے **مزار** شریف پر حاضِری دی، جہاں اُس سماجی کارکن نے کچھ اِس طرح **فریاد** کی: ''یاسیِّدی! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ اپنی **ظاہِری زندگی** میں بَہُت کچھ دیا کرتے تھے، آج کئی لوگوں سے **بچے** کیلئے مانگا مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔'' یہ کہنے کے بعد اُس سماجی کارکن نے ذاتی طور پر آدھا دِینار بچے کے والِد کو اُدھار پیش کرتے ہوئے کہا: ''جب کبھی آپ کے پاس پیسوں کی ترکیب بن جائے مجھے لَوٹا دینا۔'' دونوں اپنے اپنے راستے ہو لئے۔ سماجی کارکن کو رات خواب میں **صاحِبِ مزار** کا **دیدار** ہوا، فرمایا: آپ نے مجھ سے جو کہا وہ میں نے سُن لیا تھا مگر اُس وقت جواب دینے کی اِجازت نہ تھی، میرے گھر والوں سے جا کر کہئے کہ وہ **انگیٹھی** (اَنْ۔گی۔ٹھی) کے نیچے کی جگہ کھودیں، ایک **مشکیزہ** نکلے گا اُس میں 500 دِینار ہوں گے وہ ساری رقم بچے کے والِد کو پیش کردیجئے۔ چُنانچِہ وہ **صاحِبِ مزار** کے گھر والوں کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ ان لوگوں نے نشاندہی کے مطابِق جگہ کھودی اور 500 دِینار نکال کر حاضِر کر دیئے۔ سماجی کارکن نے کہا: یہ سب دینار آپ ہی کے ہیں، میرے خواب کا کیا اِعتِبار! وہ

بولے، جب ہمارے بُزُرگ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی سخاوت کرتے ہیں تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں! چُنانچہ ان لوگوں نے باِاِصرار وہ دِینار اُس سماجی کارکُن کو دیئے اور اس نے جا کر اُس بچے کے والِد کو پیش کر دیئے اور سارا واقِعہ سنایا۔ اُس غریب شخص نے آدھے دِینار سے قرضہ اُتارا اور آدھا دِینار اپنے پاس رکھتے ہوئے کہا، "مجھے یِہی کافی ہے۔" باقی سب اُسی سماجی کارکُن کو دیتے ہوئے کہا، بقِیّہ تمام دینار غریب و نادار لوگوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ راوِی کا بیان ہے: مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان سب میں کون زیادہ سخی ہے! (اِحیاءُ عُلوم الدین ج۳ ص۳۰۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو اے سائلو مانگو تو ذرا ہم ہاتھ بڑھا کر

خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی خود کہتے ہیں یا ربّ! مِرے منگتا کا بھلا کر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولیائے کرام بعدِ وفات بھی دستگیری کرتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیاءُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی اپنے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی عنایات سے مَزارات میں حیات ہوتے ہیں، آنے جانے والوں کی بات سنتے ہیں، ہدایت و اِعانت کرتے ہیں اور اپنے گھروں کے معاملات کی بھی خبر رکھتے ہیں، جبھی تو صاحِبِ مزار بُزُرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے خواب میں جا کر اُس سماجی کارکُن کی رہنُمائی

فرمائی اور اُس نومولود (یعنی پیدا ہونے والے چھوٹے بچے) کے غریب باپ کی دستگیری (دَشْت ۔گیری) اور مالی اِمداد کی ۔ مذکورہ حکایت میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کی بھی ترغیب ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے! چنانچہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اس کے لئے سات سو گُنا ثواب لکھا جاتا ہے۔'' (ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، الحدیث ۱۶۳۱، ج ۳، ص ۲۳۳) **پیارے اسلامی بھائیو!** ضروری نہیں کہ بہت سارا مال پاس ہو تو ہی خرچ کیا جائے بلکہ اِخلاص کے ساتھ ایک روپیہ خَرْچ کر کے بھی ثواب کمایا جاسکتا ہے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کی بہت سی **صورتیں** ہیں مثلاً: کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا، غریب بیمار کو دوائی دِلا دینا، پانی کی سبیل بنوا دینا، دینی کُتُب کی لائبریری بنوا دینا، لنگرِ رسائل (یعنی دینی کتب تقسیم) کرنا اور جامعات ومساجد کی مالی خدمت کرنا وغیرھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزاراتِ اولیاء کی حاضری باعثِ برکت ھے

اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کے مزاراتِ طیِّبات پر حاضری دینے اور اُن سے فیض لینے کا بُزُرگوں کا معمول رہا ہے، چنانچہ اپنے زمانے میں حَنابِلہ (یعنی فقہ حنبلی کے پیروکاروں) کے شیخ **امام خلاّل** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں **امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق** (رضی اللہ تعالٰی عنہما) کے مزار پر

حاضر ہوکر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ **اللہ** تعالیٰ میری مشکل کو آسان کر کے مجھے میری **مراد** عطا فرمادیتا ہے۔(تاریخ بغداد، ج ۱ ص ۱۳۳) جبکہ کروڑوں شافِعیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا **امامِ شافعی** رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے، دورَکْعت نَماز ادا کر کے **امامِ اعظم ابوحنیفہ** رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مزارِ پُرانوار** پر جا کر دعا مانگتا ہوں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میری **حاجت** پوری کردیتا ہے۔(الخیرات الحِسان ص۲۳۰، مدینہ پبلشنگ کراچی) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

مدنی پھول

(ولیُّ اللّٰہ کے مزارشریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہےتو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دورَکْعت نَفْل پڑھے، ہررَکْعت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد ایک بار **اٰیَۃُ الْکُرْسِی** اور تین بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھے اوراس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، **اللہ** تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں **نور** پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔(فتاوی عالمگیری ج۵ص ۳۵۰ دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزارات پر حاضری کی 26 نیتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب جب موقع ملے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین کے مزارات پر اچھی اچھی **نیتوں** سے حاضر ہو کر فیض یاب ہونا چاہیے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵) **ایک عمل میں جتنی نیّتیں ہوں گی اتنی نیکیوں کا ثواب** ملے گا۔ مزار شریف پر حاضری کے موقع پر بھی حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں، مثلاً: ۞ رضائے الٰہی کے لئے مزار پر حاضری دوں گا ۞ حتی المَقدُور باوُضو رہوں گا ۞ حاضری کے لئے جاتے ہوئے ذِکرو دُرود سے اپنی زبان تر رکھوں گا ۞ فضول گفتگو اور ۞ بدنگاہی سے بچوں گا ۞ راستے میں لوگوں کو سلام کروں گا ۞ حاضری کے آداب کا خیال رکھوں گا ۞ بھیڑ کی صورت میں دھکم پیل سے بچوں گا ۞ خود کو دھکا لگا تو صبر کروں گا ۞ اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوُجود اُس سے جھگڑا نہ کر کے حدیثِ پاک میں دی ہوئی اِس بِشارت کا حقدار بنوں گا، جس میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنّت کے (اندرُونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔** (ابوداؤد ج۴ ص۳۳۲ حدیث ۴۸۰۰) ۞ اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوگئی تو اُسی وَقت عاجزی کے ساتھ مُعافی مانگوں گا ۞ جتنا مُیَسَّر ہوا وہاں پر ذکرو دُرود، تلاوت و نعت اور دینی کُتُب کے مطالَعے کا سلسلہ رکھوں

گا ۞ وہاں پر خالی لفافے وغیرہ پھینک کر گندگی نہیں پھیلاؤں گا ۞ حاضری کے دوران نماز کا وقت ہو گیا تو مسجد کا رُخ کروں گا ۞ علمِ دین سیکھنے کا موقع ملا تو پیچھے نہیں رہوں گا ۞ صاحبِ مزار کو ایصالِ ثواب کروں گا ۞ صاحبِ مزار سے نظرِ کرم کی بھیک مانگوں گا ۞ ان کے وسیلے سے (صرف دنیا کے لئے نہیں بلکہ قبر وحشر کے معاملات کے لئے بھی) اچھی اچھی دعائیں کروں گا ۞ نیاز تقسیم کروں گا ۞ لنگرِ رسائل کروں (یعنی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتب ورسائل بانٹوں) گا اور ۞ ممکن ہوا تو حاضرین کو نیکی کی دعوت پیش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۲) حضرتِ حمزہ رضی اللہ عنہ نے مدد فرمائی

حضرت شیخ احمد دَمْیَاطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ایک قحط زدہ سال میں مصر سے خریدے گئے دو اونٹوں پر سوار ہو کر سفرِ حج اختیار کیا۔ حج سے فارغ ہو کر مدینہ طَیِّبَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً کا رُخ کیا، وہاں پہنچے تو اونٹ جان سے گزر گئے۔ ہم خالی جیب ہو چکے تھے، نہ اونٹ خرید سکتے تھے اور نہ ہی کرائے کی سواری لینے کے قابل رہے تھے۔ میں اس تنگ دستی میں حضرت سیدنا شیخ صفی الدین قَشّاشی قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ساری کیفیت عرض کر دی، انہیں یہ بھی بتایا کہ پریشانی کے حل تک مدینہ طیبہ میں ہی ٹھہر جانا چاہتا ہوں، وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمانے لگے: آپ ابھی حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی

علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چچاجان **حضرت سیدنا حمزہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبرِ انور پر حاضری دیں، جتنا ممکن ہو سکے قرآن پڑھیں اور پھر اوّل سے آخر تک انہیں اپنا حال سنائیں۔ میں نے تعمیلِ ارشاد میں چاشت کے وقت ہی حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مَزار شریف پر حاضری دی اور شیخ گرامی کے حکم کے مطابق قرآنِ حکیم پڑھ کر اپنا حال سنا ڈالا۔ ظہر سے پہلے واپس ہوا اور بابِ رحمت میں طہارت خانہ سے وضو کر کے مسجد شریف میں داخل ہوا تو وہاں والدہ محترمہ کو موجود پایا، فرمانے لگیں: ابھی تمہیں ایک آدمی پوچھ رہا تھا۔ میں نے عرض کی: اب وہ کہاں ہے؟ کہنے لگیں: حرمِ نبوی صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پیچھے جاؤ۔ میں اس طرف گیا تو ایک پُر ہیبت شخصیت کے مالک سفید داڑھی والے بُزرگ سے ملاقات ہوئی۔ مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے: ''شیخ احمد مرحبا!'' میں نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چوم لئے۔ فرمایا: مصر چلے جاؤ۔ میں نے عرض کی: آقا! کس کے ساتھ؟ فرمانے لگے: چلو میں کسی آدمی سے تمہارے کرائے کی بات کرا دیتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا، وہ مجھے مدینہ طیبہ میں مصری حاجیوں کے کیمپ میں لے گئے۔ وہ ایک خیمے میں داخل ہوئے تو پیچھے پیچھے میں بھی داخل ہو گیا، انہوں نے خیمے کے مالک کو سلام کیا، وہ انہیں دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کے ہاتھ چوم کر بڑے ادب واِحترام کے ساتھ بٹھایا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس سے فرمایا: شیخ احمد اور ان کی والدہ کو مصر پہنچانا ہے۔ وہ مصری تیار ہو گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کتنے پیسے لو گے؟ اس نے عرض کی: جتنے آپ کی مرضی

ہو گی ۔فرمایا: اتنے اتنے لے لینا۔اس نے بات مان لی اور آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اسی وقت اپنے پاس سے کرائے کا زیادہ حصہ ادا کر دیا۔ پھر مجھے فرمانے لگے: شیخ احمد! اپنی والدہ اور سامان کو یہاں لے آؤ ۔میں والدہ ماجدہ اور سامان کے ساتھ واپس آیا تو اس مصری کو فرمانے لگے: باقی کرایہ تجھے مصر پہنچ کر مل جائے گا۔اس کے بعد آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور اسے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی ، پھر اٹھ کھڑے ہوئے ۔میں بھی آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم مسجد شریف پہنچے تو فرمایا: تم مجھ سے پہلے اندر چلے جاؤ،لہٰذا میں مسجد میں داخل ہوا اور ان کا انتظار کرنے لگا۔ جب نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان کو ڈھونڈا لیکن وہ نظر نہ آئے ۔بعدِ نماز بھی میں نے بار بار تلاش کیا مگر نہ ملے۔ پھر میں اس آدمی کے پاس پہنچا جسے وہ کرایہ دے کر آئے تھے۔جب میں نے اس سے آپ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگا: میں تو انہیں نہیں پہچانتا اور آج سے پہلے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا ،مگر جب وہ میرے پاس تشریف لائے تھے تو مجھ پر ایسا خوف اور اتنی ہیبت طاری ہوئی جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی ۔میں لوٹ آیا اور انہیں دیگر مقامات پر بہت تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکے ۔جب میں حضرت شیخ صفی الدین احمد قشاشی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو ساری بات بتائی تو فرمانے لگے: وہ سیِّدُ الشُّہَدا ء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی **رُوحِ پاک** ہی تو تھی جو جسمانی شکل میں تمہارے سامنے آئی تھی۔ پھر میں اس آدمی کے پاس پہنچا جس کے ساتھ مصر جانا تھا اور باقی حاجیوں کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔

اس نے دورانِ سفر محبت و اِکرام اور حسنِ اخلاق کا ایسا مظاہرہ کیا کہ میں حیران رہ گیا۔ یہ سب کچھ حضرتِ سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برکت تھی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے وسیلے سے ہمیں نفع عطا فرمائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ (جامع کراماتِ اولیاء، ج۱، ص۱۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں رسولِ اکرم نورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چچا جان سیّدُ الشُّہَداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان معلوم ہوئی وہیں یہ درس بھی ملا کہ مزارات مبارکہ پر جا کر تلاوتِ قرآن کرنا بہت سارے ثواب کے ساتھ ساتھ صاحبِ مزار کی خوشی اور ان کی توجہ حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اس لئے ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ مزاراتِ اولیاء پر حاضری کے موقع پر اِدھر اُدھر کے فضول اور غیر شرعی کاموں میں مشغول ہونے کے بجائے جتنا ممکن ہو سکے قرآنِ پاک کی تلاوت کی سعادت حاصل کریں۔ یقیناً تلاوتِ قرآن کی بڑی فضیلت ہے، چُنانچِہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبین، رَحمَةٌ لِّلعٰلمین** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی ج٤ ص٤١٧ حدیث ٢٩١٩)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی

گناہوں کی ہو دُور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۳) واہ کیا بات ہے عاشقِ قراٰن کی

حضرتِ سیِّدُ نا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار ختمِ قراٰن پاک فرماتے تھے۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے ،جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تحیۃ المسجد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس قراٰنِ پاک کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گِریہ کیا ہے۔نَماز اور تِلاوتِ قراٰن سے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کوخُصوصی مَحَبَّت تھی،آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی،لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گئے کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ قَبْر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم روزانہ دُعا کیا کرتے تھے:''یااللّٰہ! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرّف فرمانا۔'' منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ انور سے تِلاوتِ قراٰن کی آواز آرہی ہوتی۔(حِلیۃُ الاولیاء ج۲ ص۳۶۲۔۳۶۶ مُلتَقطاً دار الکتب العلمیۃ)

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت

ھو۔امین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَہَن مَیلا نہیں ہو تا بدن مَیلا نہیں ہو تا
خدا کے اولیا کا توکفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٤) صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت برکاتھم العالیہ لکھتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بُزُرگوں کا بُہت ادَب کیا جاتا ہے، بلکہ سچّی بات یہ ہے کہ اللّٰہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے دعوتِ اسلامی فیضانِ اَولیاء ہی کی بدولت چل رہی ہے۔ چُنانچِہ ایک صاحبِ مزار بُزرگ کی مَدَنی قافِلے کے لئے اِنفرادی کوشش کا ایمان افروز واقِعہ اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں: اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ چکوال (پنجاب پاکستان) سے مُظفَّر آباد اور اَطراف کے دیہاتوں میں سنّتوں کی بَہاریں لُٹاتا ہوا ایک مقام ''انوارشریف'' وارِد ہوا، وہاں سے ہاتھوں ہاتھ چار اسلامی بھائی تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ شریک ہوئے، ان چاروں میں ''انوارشریف'' کے صاحِبِ مزار بُزُرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے خانوادے کے ایک فرزند بھی تھے۔ مَدَنی قافِلہ نیکی کی دعوت کی دُھوم مچاتا ہوا ''گڑھی دوپٹّہ'' پہنچا۔ جب انوارشریف والوں کے تین دن مکمّل ہوگئے تو صاحِبِ مزار

رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے رِشتے دار نے کہا، میں تو واپَس نہیں جاؤں گا کیوں کہ آج رات میں نے اپنے ''حضرت'' رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خواب میں دیکھا، فرمارہے تھے، ''بیٹا! پلٹ کر گھر نہ جانا مَدَنی قافِلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھنا۔'' **صاحِبِ مزار** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ **کی انفِرادی کوشِش** کا یہ واقِعہ سُن کر مَدَنی قافِلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سب کے حوصلوں کو مدینے کے **12** چاند لگ گئے اور **انوار شریف** سے آئے ہوئے چاروں اِسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔ (فیضانِ سنت ج۱ص ٢٣٦)

قافِلے میں چلو لوٹنے سب چلیں اَولیائے کرام دیتے ہیں فیض عام

قافِلے میں چلو مل کے سب چل پڑیں لاجَرَم تم پہ ہو کرم کا اولیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(٥) میری حاجت پوری ہوگئی

حضرت سیِّدُ نا یحیٰی بن سلیمان عَلَیْہ رَحمَۃُ اللّٰہ المنّان فرماتے ہیں کہ مجھے ایک حاجت تھی اور میں کافی تنگدست تھا۔ حضرت معروف کَرخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کی قبرِ اَنور پر میری حاضری ہوئی، میں نے تین بار **سورۂ اِخلاص** کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اور تمام مسلمانوں کی اَرواح کو پہنچایا پھر اپنی حاجت بیان کی۔ جونہی میں وہاں سے واپس آیا **میری حاجت پوری ہوچکی تھی**۔ (الروض الفائق ص ١٨٨)

حضرتِ سیدنا علامہ ابنِ جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی **بَحرُ الدُّمُوع** میں لکھتے ہیں: جس نے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ حضرتِ سیِّدُ نا

معروف کرخی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر **اللّٰہ** تعالٰی سے دعا مانگے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دُعا ضرور قبول ہوگی۔ (بحرالدموع ص ۲۰۴ ملخصاً) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایصالِ ثواب کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا حکایت سے بزرگانِ دین اور اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کو ایصالِ ثواب کرنے کی اہمیت بھی معلوم ہوئی، لہٰذا جب بھی کسی مزار شریف پر حاضری دینے کا شرف حاصل ہو تو صاحبِ مزار کو ضرور **ایصالِ ثواب** کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس کی بڑی برکتیں ملیں گی۔

(٦) نورانی طباق

حضرت سیِّدُنا امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے: میں حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھَا کے حق میں دعا کیا کرتا تھا ایک دفعہ میں نے انہیں خواب میں دیکھا، فرما رہی تھیں: ''تمہارے تحائف (یعنی دعائیں اور ایصالِ ثواب) نور کے طباقوں میں ہمارے پاس آتے ہیں جو نور کے رومالوں سے ڈھانپے ہوتے ہیں۔'' (الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم، ص٤٢٤)

مزاراتِ اولیاء پر حاضری اور ایصالِ ثواب کا طریقہ

(اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کے) مزاراتِ طیّبات پر حاضر ہونے میں پائنتی (پا۔ ئِن۔ تی۔ یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (مُ۔ تَ۔ وَس۔ سِط۔ یعنی درمیانی) آواز میں (اس طرح) سلام عرض کرے: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر دُرُودِ غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار، اٰیۃُ الْکُرسِی ایک بار، سُورَۂ اِخْلَاص سات بار، پھر ''دُرودِ غوثیہ'' سات بار، اور وَقت فُرصت دے تو سُوْرَۂ یٰسٓ اور سورۂ مُلک بھی پڑھ کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءَت پر مجھے اِتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اُتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اِس بندۂ مقبول کو نذر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دُعا کرے اور صاحِبِ مزار کی رُوح کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سلام کر کے واپَس آئے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۹ ص ۵۲۲) دُرودِ غوثیہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَا نَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(مَدَنی پنج سورہ ص ۲۶۰)

نِیاز بانٹنے کی احتیاطیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مزاراتِ اولیاء پر نیاز تقسیم کر کے بھی صاحِبِ مزار کو

ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے، یقیناً **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نیاز وغیرہ تقسیم کرنے کی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 521 پر لکھتے ہیں: کھانا کھلانا لنگر بانٹنا بھی مندوب (یعنی اچھا عمل) و باعثِ اَجر ہے، حدیث میں ہے: **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِی مَلٰئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ** یعنی **اللّٰہ** تعالیٰ اپنے اُن بندوں کے ساتھ جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں پرمُباہات (یعنی فخر) فرماتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، ج ۲، ص ۳۸، الحدیث ۲۲) (فتاوی رضویہ، ج ۲۴، ص ۵۲۱)

لیکن لنگر تقسیم کرتے ہوئے اس بات کا خیال ضرور رکھئے کہ کسی طرح بھی لنگر کی بے حُرمتی نہ ہو، نہ پاؤں میں آئے، نہ مزار شریف کا فرش آلودہ ہو، دھکم پیل سے بچنے کے لئے اسلامی بھائیوں کو بٹھا کر یا قطار بنا کر لنگر تقسیم کیا جائے، آنے والے زائرین کے حقوق کا خیال رکھا جائے کہ لنگر تقسیم کرنے کی وجہ سے ان کو حاضری دینے میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے اور خاص طور پر مزار شریف کی تعظیم کا مکمل اہتمام کیا جائے، ایسا نہ ہو کہ ایک طرف لنگر تو تقسیم کر کے اجر و ثواب کے مُستَحِق بنیں اور دوسری طرف مزار شریف کی بے ادبی کے مُرتکِب ہو جائیں۔ کھانے کی نیاز کے ساتھ ساتھ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب و رسائل کا **''لنگرِ رسائل''** کر کے بھی بے شمار **ثوابِ جاریہ** صاحبِ مزار کی خدمت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) داتا صاحب کو ایصالِ ثواب کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کو ایصالِ ثواب کرنا ہدایت کا ذَرِیعہ بھی بن سکتا ہے، چنانچہ **کورنگی** (بابُ المدینہ کراچی) میں مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: غالباً 1992ء کی بات ہے، ہم اُن دنوں گلستانِ جوہر (بابُ المدینہ) میں رہتے تھے۔ چھوٹی سی عمر میں T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کے منحوس شوق نے مجھے **ناچنے** کا شوقین بنا دیا یہاں تک کہ میں نے ڈانس کے مقابلوں میں بھی حصّہ لیا اور اِنعامات بھی حاصِل کئے۔ جب میری تصویریں اخبارات میں چھپیں تو خاندان میں خوب پذیرائی ملی، میں ''پھول کر کُپّا'' ہو گیا اور ڈانس سیکھنے کی اکیڈمی کے اندر داخِلہ لے لیا اور اِس **منحوس فن** میں اتنی مَہارت حاصِل کی کہ ''ڈانس ڈائریکٹر'' (یعنی ڈانس سکھانے والا) بن گیا۔ میں نے فرانس، تھائی لینڈ وغیرہ کا سفر کیا اور ہند سے ''کلاسیکل کَتھک ڈانس'' بھی سیکھا۔ اب میں ایسے مقام پر پہنچ چکا تھا کہ مشہور اداکارائیں اور اداکار مجھ سے ڈانس سیکھا کرتے تھے۔ اِس بے حیائی کے ماحول میں مجھے ایسی جوان لڑکیاں بھی ملیں جو اچّھے سے اچّھا ڈانس سیکھنے کے لالچ میں ''کچھ بھی'' کرنے کو تیّار تھیں۔ **اسی** دَوران میری والِدَہ کا انتِقال بھی ہوا مگر میری آنکھیں نہ کھلیں۔ لیکن والِدَہ کی ہدایت کی بدولت دُرودِ پاک سے مَحَبَّت تھی۔ غالباً اپریل 2005ء میں ایک ڈانس پروگرام کے سلسلے میں مرکزُ الاولیاء لاہور جانا ہوا، **حُضُور داتا گنج بخش** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے **مزارِ پُر انوار** کے سامنے سے گزرتے

ہوئے میں نے انہیں **دُرودِ پاک** پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔**ناچ** ناچ کر تھک ہار کر جب سویا تو خواب کے اندر کیا دیکھتا ہوں کہ میرے مرحوم والِدَین بھڑکتی آگ کے گھیرے میں ہیں اور مجھے دیکھ کر چلّا چلّا کر کچھ یوں کہہ رہے ہیں: ''ہم تیری اسلامی تربیّت کرنے میں کوتاہی کر گئے، ہائے ہماری خرابی! تو ڈانسر اور شرابی بن گیا! اب تیری وجہ سے آگ ہمیں جلا رہی ہے، تُو توبہ کر لے تاکہ تُو بھی عذاب سے بچے اور ہم بھی چُھٹیں۔'' میں خواب میں رونے لگا اور میری آنکھ کُھل گئی اور میں کافی دیر تک روتا رہا۔ پھر میں **حُضُور داتا گنج بخش** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے **مزارِ پُر انوار** پر حاضِر ہوا، قدموں کی طرف بیٹھ کر رو رو کر میں نے داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے فریاد کی: ''**یا داتا**! اب آپ ہی مجھے سنبھالئے!'' اتنے میں کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، سر اٹھا کر دیکھا تو سفید لباس اور سر پر سبز عمامے میں ملبوس ایک صاحِب تھے، جو کہ مُشفِقانہ لہجے میں فرما رہے تھے: بیٹا! موت کسی بھی وقت آسکتی ہے، جلد گناہوں سے توبہ کر لو۔ میں نے پوچھا: میں کہاں جاؤں؟ مُسکرا کر فرمانے لگے: ''بابُ المدینہ کراچی آجاؤ۔'' یہ کہہ کر وہ ایک دم میری نظروں سے اَوجَھل ہو گئے! یہ میری بیداری کا واقِعہ ہے۔

جب میں بابُ المدینہ کراچی پہنچا تو کسی نہ کسی طرح **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّؔار قادری دامت برکاتھم العالیہ کی خدمت میں جا پہنچا، جب پہلی بار ان کی زیارت کی تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہی تو

تھے جو مجھے داتا حضور رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مزار پر ملے تھے اور مجھے باب المدینہ آنے کا فرمایا تھا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مجھ پر بہت شفقت فرمائی، اسی دوران اور ایک مبلِّغ دعوتِ اسلامی و رُکن شوریٰ سے بھی ملاقات ہوئی تو اُن کی اِنفرادی کوشش سے میں نے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ جب امیرِ قافلہ نے سیکھنے سکھانے کے حلقے میں **غسل کا طریقہ** بتایا تو میرا دل اُچھل کر حلق میں آ گیا کہ **یا خدا!** میں تو ناپاکی کی حالت میں ہوں، فوراً مسجِد سے باہَر نکلا اور اُسی وَقت غسل کیا۔ مَدَنی قافلے میں بتائے جانے والے طریقے کے مطابق میں نے رات صلوٰۃُ التَّوبہ پڑھی اور سو گیا۔ **میں** نے خواب میں دیکھا کہ والدۂ مرحومہ چاند سا چہرہ چمکائے **مسجدُ النَّبوِیِّ الشَّریف** علٰی صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں نَماز ادا کر رہی ہیں، سلام پھیرنے کے بعد اُنہوں نے مجھے گلے لگا لیا۔ میں رونے لگا، امّی جان نے کہا: اب میں بَہُت خوش ہوں، آؤ! نَماز پڑھتے ہیں، فارِغ ہو کر میں نے ابّو جان کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے ایک طرف اشارہ کیا۔ میں اُس طرف چل دیا، چلتے چلتے ایک بَہُت بڑے میدان میں پہنچ گیا، درمیان میں شیشے کا ایک کمرہ تھا، بَہُت سے لوگ اُس کے اندر جانے کی ناکام کوششیں کر رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں بڑے آرام سے اندر چلا گیا، وہاں **پانچ بُزُرگ** تھے، ایک بُزُرگ جو درمیان میں قدرے اُونچائی پر تشریف فرما تھے، اُن کے چہرے پر اتنا نُور تھا کہ نگاہ نہیں ٹھہر رہی تھی۔ میں نے اُن بُزُرگوں سے پوچھا: میرے

ابو جان کہاں ہیں؟ تو ایک بُزُرگ نے کمرے کے پچھلے حصّے کی طرف اِشارہ کیا۔ وہاں گیا تو والِد صاحِب اندھیرے میں بیٹھے زاروقطار رو رہے تھے۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا: جواب دیا: ہر ایک ان بُزُرگوں کو تحفے پیش کر رہا ہے مگر میں کیا پیش کروں، تم مجھے کچھ بھجواتے ہی نہیں! یکا یک ایک نور کا طشت میرے ہاتھ میں آ گیا، میں نے والِدِ مرحوم کو دے دیا، والِد صاحِب مجھے ساتھ لئے کمرے میں داخِل ہو گئے اور نُورانی چہرے والے بُزُرگ کی خدمت میں وہ نُورانی تھال پیش کر دیا۔ پھر ہم وہاں سے باہَر نکل آئے، **اُس وَقت میرے دل میں خیال آیا کہ ہو نہ ہو یہ نُورانی چہرے والے بُزُرگ میرے نُور والے آقا محمدِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **تھے**۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ دیکھا تو میرا جسم خوشبو سے مہک رہا تھا۔ یہ ایمان افروز خواب دیکھنے کے بعد میں نے تمام گناہوں سے سچّی پکّی توبہ کی اور امیرِ قافلہ کے ہاتھوں **اپنے سر پر سبز سبز عِمامہ شریف سجالیا اور داڑھی شریف بڑھانے کی بھی نیّت کرلی۔**

کچھ ہی دنوں بعد میں نے **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں 63 روزہ **مَدَنی تربیّتی کورس** اور 41 دن کا **مَدَنی قافِلہ کورس** کرنے کی سعادت پائی۔ پھر میں نے **امامت کورس** میں بھی داخِلہ لیا، چند ہی دن گزرے تھے کہ میں نے 12 ماہ کے مَدَنی قافِلے میں سفر کے لئے خود کو پیش کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المبارَک (١٤٢٦ھ۔2005ء) میں عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں

ہونے والے اجتماعی اعتِکاف میں شرکت کی سعادت ملی، ایک دن بیان میں مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے میرے مُتعلِّق **مَدَنی بہار** سنائی تو ایک اسلامی بھائی کو مجھ سے بَہُت ہمدردی ہو گئی اور انہوں نے **عیدُ الفِطر** کے تقریباً ایک ہفتے بعد مجھے ملازَمت پر لگوا دیا، پھر میری مَدَنی ماحول میں شادی بھی ہوگئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! تادمِ تحریر ڈویژن سطح پر ''مجلسِ ڈاکٹرز'' اور ''مجلسِ کھیل'' کے رُکن کے طور پر اپنی سنّتوں بھری تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کی ترقّی کے لئے کوشاں ہوں۔ **میری** یہی مَدَنی بہار دنیا کے واحد حقیقی اسلامی چینل ''**مَدَنی چینل**'' پر بھی دکھائی اور سنائی گئی تو مجھے حیدر آباد کے اسلامی بھائی کا فون آیا کہ یہاں پر ایک بدمذہب آپ کی **مَدَنی بہار** دیکھ کر بَہُت مُتأَثِّر ہوا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے، اگر آپ سمجھائیں گے تو اُمّید ہے وہ توبہ کر لے گا، میں **اِنفِرادی کوشش** کی نیّت سے حیدر آباد پہنچ گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! اُس بدمذہب نے نہ صِرف خود بُرے عقائد سے توبہ کی بلکہ اُس کے اکثر گھر والے بھی تائب ہو گئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر سرکار **غوثِ پاک** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے مُرید بن گئے۔ **اللہ** تعالٰی مجھے اور میرے کُنبے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عنایت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گِر پڑ کے یہاں پہنچا، مر مر کے اسے پایا

چھوٹے نہ الٰہی ! اب سنگِ درِ جانانہ (سامانِ بخشش ص ۱۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ''مَدَنی بہار'' سے ہمیں بے شمار **مَدَنی پھول** چُننے کو ملتے ہیں۔مَثَلاً ﴿۱﴾ گھر کے اندر اگر T.V. پر فلمیں ڈرامے گانے باجے چلتے ہوں تو اپنی اور اولاد کے کِردار کی تباہی کا سامان ہوتا ہے جیسا کہ ''بچّہ'' فلمیں دیکھ دیکھ کر ''ڈانس ڈائریکٹر'' بن گیا! ﴿۲﴾ **دُرُود شریف** سے مَحَبَّت بھی گناہوں بھری زندگی سے چھٹکارے کا سبب بنتی ہے جیسا کہ سابِقہ ڈانس ڈائریکٹر کا ہوا ﴿۳﴾ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کو ایصالِ ثواب کرنا ہدایت کا ذَرِیعہ بن سکتا ہے جیسا کہ صاحبِ مَدَنی بہار نے دُرُود شریف پڑھ کر **حُضور داتا صاحب** رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو **ایصالِ ثواب** کیا تو ہدایت کی سبیل بننی شروع ہوئی۔ **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ ہمیں فلمیں ڈراموں سے بچنے، نمازوں کی پابندی کرنے، دُرودِ پاک پڑھنے، اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کرنے، بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کو ایصالِ ثواب کرنے اور ان کے مزارات پر باادَب حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وسلَّم

ہم کو سارے اولیا سے پیار ہے

اِنْ شَآءَاللّٰه اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) خواجہ محبوب الٰھی کے مزار پر حاضری

سرکارِ اعلیٰ **حضرت**، امامِ اہلِسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان

علیہ رحمۃ الرحمٰن جب 21 برس کے نوجوان تھے اُس وَقْت کا واقِعہ خود اُن ہی کی زَبانی ملاحظہ ہو، چُنانچِہ فرماتے ہیں: سَتْرھویں شریف ماہِ فاخِر ربیعُ الآخِر ۱۲۹۳ھ میں کہ فقیر کو اکیسواں سال تھا۔ اعلیٰ حضرت مصنِّف علّام سیِّدُ نا الوالِد قُدِّسَ سِرُّہُ الماجِد وحضرت مُحِبُّ الرسول جناب مولٰینا مولوی محمد عبدالقادِر صاحِب بدایونی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے ہمراہِ رِکاب حاضِرِ بارگاہِ بیکس پناہِ حُضور پُرنُور محبوبِ الٰہی نظامُ الحقِّ وَالدّین سلطانُ الاَولیاء رَضِیَ اللہ تعالٰی عنہ ہوا۔ حُجرۂ مُقدَّسہ کے چار طرف مجالسِ باطِلہ لَہْو وسَرَ وْد گرم تھیں۔ شور وغوغا سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی۔ دونوں حضراتِ عالیات اپنے قُلوبِ مُطْمَئِنّہ کے ساتھ حاضِرِ مُواجَہَۂ اَقدس (مُ۔وا۔جَ۔ہَ۔ءِ۔اَقدس) ہوکر مشغول ہوئے۔ اِس فقیرِ بے تَوقیر نے ہُجُومِ شور وشَر سے خاطِر (یعنی دل) میں پریشانی پائی۔ دروازۂ مُطَہَّرہ پر کھڑے ہوکر حضرتِ سلطانُ الاَولیاء رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے عرض کی کہ اے مولیٰ! غلام جس کیلئے حاضِر ہوا، یہ آوازیں اس میں خَلَل انداز ہیں۔ (لفظ یِہی تھے یا ان کے قَریب، بَہَر حال مضمونِ مَعْروضہ یِہی تھا) یہ عرض کرکے بِسمِ اللّٰہ کہہ کر دَہنا پاؤں دروازۂ حُجرۂ طاہِرہ میں رکھا بِعَونِ رَبِّ قدیر وہ سب آوازیں دَفْعَۃً گُم تھیں۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ لوگ خاموش ہو رہے ہے، پیچھے پھر کر دیکھا تو وُہی بازار گرم تھا۔ قدم کہ رکھا تھا باہَر ہٹایا پھر آوازوں کاوُہی جوش پایا۔ پھر بِسمِ اللّٰہ کہہ کر دَہنا پاؤں اندر رکھا۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی پھر ویسے ہی کان ٹھنڈے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا کرم اور حضرتِ سلطانُ الاَولیاء رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی کرامت اور

اس بندۂ ناچیز پر رَحمت و مَعُونت ہے۔ شکر بجالایا اور حاضر مُواجہَہٴ عالِیہ ہوکر مشغول رہا۔ کوئی آواز نہ سنائی دی، جب باہَر آیا پھر وُہی حال تھا کہ خانقاہِ اقدس کے باہَر قِیام گاہ تک پہنچنا دشوار ہوا۔ فقیر نے یہ اپنے اوپر گزری ہوئی گزارِش کی، کہ اوّل تو وہ نعمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ تھی اور ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** ﴿۱۱﴾ ''اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو لوگوں سے خوب بیان کر۔'' مَع ھٰذا اِس میں غُلامانِ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کیلئے بِشارت اور مُنکِروں پر بلا و حسرت ہے۔ الٰہی! عَزَّوَجَلَّ صَدَقہ اپنے محبوبوں (رِضْوانُ اللّٰهِ تعالٰی علیھم اَجمعین) کا ہمیں دنیا و آخرت و قبر و حَشر میں اپنے محبوبوں عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے بَرَکاتِ بے پایاں سے بَہرہ مند فرما۔ (اَحْسَنُ الْوِعَاء لِآدابِ الدُّعاء ص ١٤٠) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حِکایت ''بائیس خواجہ کی چوکھٹ دِہلی شریف'' کی ہے۔ اِس میں تاجدارِ دِہلی حضرت سیِّدُنا خواجہ محبوبِ الٰہی نظامُ الدین اولیاء رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی نُمایاں کرامت ہے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بِالفرض اگر مزاراتِ اولیاء پر جُہلاء غیر شَرْعی حَرَکات کررہے ہوں اور ان کو روکنے کی قُدرت نہ ہو تب بھی اپنے آپ کو اَھلُ اللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کے درباروں کی حاضِری سے محروم نہ کرے۔ ہاں مگر یہ

واجِب ہے کہ اُن خُرافات کو دل سے بُرا جانے اور اِن میں شامل ہونے سے بچے۔ بلکہ اُن کی طرف دیکھنے سے بھی خود کو بچائے۔ (فیضانِ بسم اللہ، ص۸)

عُرس میں ناجائز کام ہوں تو صاحبِ مزار کو تکلیف ہوتی ہے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی خدمت میں **عرض** کی گئی: حُضُور! بزرگانِ دِین کے اَعْراس میں جو افعال ناجائز ہوتے ہیں ان سے ان حضرات کو تکلیف ہوتی ہے؟ تو **ارشاد** فرمایا: بلاشُبہ اور یہی وجہ ہے کہ اِن حضرات نے بھی تَوَجُّہ کم فرما دی ورنہ پہلے جس قَدَر فُیُوض ہوتے تھے وہ اب کہاں! (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۹) اندھے کو آنکھیں مل گئیں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 26 صفحات پر مشتمل رسالے ''**خوفناک جادوگر**'' کے صفحہ 19 پر **شیخِ طریقت**، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: ایک بار اَورنگ زَیب عالمگیر علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ القدیر سلسلۂ عالیہ چِشتیہ کے عظیم پیشوا خواجۂ خواجگان، سلطانُ الھند حضرت سیّدُنا خواجہ غریب نواز حسن سَنجری علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی کے مزارِ پُر اَنوار پر حاضر ہوئے۔ اِحاطہ میں ایک **اندھا فقیر** بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز

رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا: برسوں گزر گئے مگر مراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپَس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہوگئیں فَبِھا (یعنی بَہُت خوب) ورنہ **قتل** کروادوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضِری کے لئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گِریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا: یا خواجہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ جب بادشاہ حاضری دے کر لوٹے تو اُس کی **آنکھیں روشن ہوچکی تھیں**۔ بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا: تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہوگئی۔

(خوفناک جادوگر، ص۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے ہمیں یہ درس ملا کہ فیض پانے کیلئے تڑپ سچی اور اِعتِقاد پکّا ہونا چاہیئے، ڈِھلمِل یقین (یعنی کچّے یقین) والا نہ ہو، مَثَلاً سوچتا ہو کہ فُلاں بُزُرگ سے یا فُلاں ولیُّ اللّٰہ کے مزار پر حاضِری دینے سے نہ جانے فائدہ ہوگا یا نہیں ہوگا وغیرہ۔ ایسا شخص **فیض** نہیں پاسکتا۔ نیز فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوگی اپنا اپنا مقدَّر ہوتا ہے کسی کو فوراً **فیض** مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو ''یَك دَر گِیرو مُحکَم گِیر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ'' کے مِصداق

پڑے رَہنا چاہئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۱۰) گلاب کے پھول

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ایک جگہ کوئی قَبْر کھل گئی اور مُردہ نظر آنے لگا، دیکھا کہ **گلاب** کی دو شاخیں اُس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے **دو پھول** اُس کے نَتھنوں (یعنی ناک کے دونوں سوراخوں) پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قَبْر پانی کے صدمے سے کُھل گئی، دوسری جگہ قَبْر کھود کر (مرحوم کی لاش کو) اُس میں رکھا، اب جو دیکھا تو **دو اَژدَہے** (یعنی دو بَہُت بڑے سانپ) اُس کے بدن سے لپٹے اپنے پھَنوں سے اُس کا منہ بَھمبَھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں! حیران ہوئے۔ کسی صاحِبِ دل سے یہ واقِعہ بیان کیا، اُنہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اَژدَھے ہی تھے مگر ایک ولیُّ اللّٰہ کے مزار کا قُرب تھا، اُس کی بَرَکت سے وہ عذاب رَحمت ہوگیا تھا، وہ **اَژدَھے** دَرَختِ گُل کی شکل ہو گئے تھے اوران کے پھَن **گلاب کے پھول**۔ اِس (یعنی مرحوم) کی خیریت چاہو تو وَہیں لے جا کر دفن کرو۔ وَہیں لے جا کر رکھا پھر وُہی درختِ گل تھے اور وُہی **گلاب کے پھول**۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۲۷۰ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی زمین پر زبردستی قبضہ نہ ہو اور حقوقِ عامہ تلف

کیجئے بغیر حتی المقدور اپنے مُردوں کو مزارات اولیاء کے قریب دفن کرنا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اولیاءِ کرام کی برکتیں نصیب ہوں گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اپنے مُردوں کو بُزرگوں کے پاس دَفن کرو کہ اِن کی بَرَکت کے سبب اُن پر عذاب نہیں کیا جاتا۔ **ھُمُ الْقَوْمُ لَایَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ**. (یعنی) یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین (یعنی صحبت میں رہنے والا) بھی محروم نہیں رہتا۔ ولہٰذا حدیث میں فرمایا: **اُدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمِ الصّٰلِحِیْن** (یعنی) اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الخطاب ج۱ ص۱۰۲ حدیث۳۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۱) قرض معاف ہوگیا

حضرت سیدنا حمیدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: مجھ پر قرض تھا، اسی پریشانی کے عالَم میں حضرت سیدنا محمد بن جعفر حسینی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے مزار شریف پر حاضر ہوا۔ میں نے قرآن پاک کے کچھ حصے کی تلاوت کی اور رودیا، ایک زائر (یعنی مزار کی زیارت کے لئے آنے والے) نے میرا رونا سن لیا اور مجھے کچھ **سونا** دیا اور کہا: اس صاحبِ مزار کی خاطر یہ سونا لے لو۔ میں نے وہ سونا لیا اور چل دیا، ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ میرا قرض خواہ آگیا، مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا: یہ سونا اُس زائر کو واپس کر دیں کیونکہ میں **اَجر و ثواب** کا اُس کی نسبت زیادہ حق دار ہوں۔ میں نے قرض خواہ سے اِس معافی کا سبب دریافت کیا کہ آپ کو میرا خیال کس نے بتایا ہے؟ وہ کہنے لگا: ''میں نے اس قبر والے بزرگ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھے کہا

ہے کہ اگر تو حمیدی سے دَرگزر کرے گا تو میں تجھے جنت میں محل دلاؤں گا۔'' اس نے نہ صرف **میرا قرض معاف کر دیا** بلکہ مجھے مزید چھ درہم بھی دے دیئے۔ حضرت سیدنا علامہ سَخاوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: یہ تجربہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد بن جعفر حسینی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے مزار پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ یہ قبر مصر میں سیِّدہ نفیسہ (بنت حسن بن زید بن حسن بن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم) کے مزار کے مغرب میں واقع ہے اور اس پر قُبہ بنا ہوا ہے۔ (جامع کرامات اولیاء، ج۱، ص۱۷۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرض معاف کرنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت میں قرض معاف کرنے کا بھی ذکر ہے، اس کی بھی بڑی فضیلت ہے: چنانچہ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِراً اَوْ وَضَعَ لَہٗ اَظَلَّہُ اللّٰہُ یومَ الْقِیامَۃِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِہٖ یومَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہ یعنی جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا کہ جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ترمذی، کتاب البیوع، ج۳، ص۵۲، الحدیث ۱۳۱۰)

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حشْر میں میرا ہوگا کیا یاربّ
گرمیِ حشْر، پیاس کی شدّت جامِ کوثر مجھے پِلا یاربّ (وسائلِ بخشش، ص۸۸)

مَجلِس مزاراتِ اولیاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی دنیا بھرمیں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے اورعِلمِ دین کی اِشاعت میں مصروف ہے۔(تادمِ تحریر) دنیا کے کم وبیش 176 مما لک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظّم کرنے کے لئے تقریباً 63 مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک **''مجلس مزاراتِ اولیاء''** بھی ہے جو اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں **مَدَنی کاموں** کی دُھومیں مچانے کے لئے کوشاں ہے۔ یہ مجلس حتَّی المقدُ ور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر **اِجتماعِ ذکرونعت** کرتی ہے، مزارات سے مُلْحِقہ مساجد میں عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافلے** سفر کرواتی ہے، مزارشریف کے اِحاطے میں (بالخصوص عُرس کے دنوں میں) سنّتوں بھرے **مَدَنی حلقے** لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمّم اور نماز کا طریقہ نیز سنّتیں سکھائی جاتی ہیں اور عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت **نماز** کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اجتماعات** میں شرکت، درسِ **فیضان سنت** دینے یا سننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کے لئے ہاتھوں ہاتھ **مدنی قافلوں** میں سفراور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کی ابتدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ **''مجلس مزاراتِ اولیاء''**

صاحبِ مزار کی خدمت میں (خصوصاً ایامِ عُرس میں) ڈھیروں ڈھیر **ایصالِ ثواب** کا تحفہ پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزُرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے **مُتَــوَلّــی** صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں **دعوتِ اسلامی** کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک ہونے والے **مَدَنی کام** وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔ مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو **شیخِ طریقت امیرِ** اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عطا کردہ **نیکی کی دعوت** بھی پیش کی جاتی ہے:

نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مَزار شریف پر آنا مبارک ہو، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے سنّتوں بھرے **مَدَنی حلقوں** کا سِلْسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطَفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں اور **اللہ** کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہوجایئے۔ **اللہ** تعالٰی ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

(۱۲) داتا حُضُور کی طرف سے مدنی قافلے کی خیر خواہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام کی دعوتِ اسلامی پر میٹھی نظر ہے، بالخصوص مَدَنی قافلوں کے مسافِروں پر جو کرم نوازیاں ہوتی ہیں اُن کی ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ کیجئے اور مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیلئے کمر بستہ ہو جائیے، چُنانچہ **اسلامی بھائیوں** کا بیان ہے کہ ہمارا مَدَنی قافِلہ مرکزالاولیاء لاہور **داتا دربار** کی مسجِد کے اندر تین دن کے لئے قِیام پذیر تھا۔ہم مَدَنی قافِلے کے جَدوَل کے مطابِق سنّتوں کی تربیّت حاصِل کررہے تھے، دورانِ حلقہ ایک صاحِب تشریف لائے انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ بڑی مَحبَّت کے ساتھ ملاقات کی پھر کہنے لگے: **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج رات میری قسمت کا ستارہ چمکا اور **حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی مجھ گنہگار کے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح فرمایا: ''**دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول تین دن کے لئے میری مسجِد میں ٹھہرے ہوئے ہیں لٰہذا تم ان کے کھانے کا انتِظام کرو۔**'' لٰہذا میں مَدَنی قافلے والوں کی خیر خواہی کیلئے کھانا لایا ہوں آپ حضرات قَبول فرمائیے۔ **سبحٰنَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام مزارت میں رہتے ہوئے بھی اپنے مہمانوں کی خاطر مدارات فرماتے ہیں۔

کیا غرض دَر دَر پھروں میں بھیک لینے کیلئے ہے سلامت آستانہ آپکا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن ہو مری امید کا گلشن ہرا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۱۳) حضرتِ شاہ عالم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کا تخت

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''تذکرۂ صدرالشریعہ''** کے صفحہ 36 پر لکھتے ہیں: **حضرتِ سیِّدُ نا شاہِ عالَم** علیہ رَحْمَۃُ اللہ الاکرم بَہُت بڑے عالمِ دین اور پائے کے ولیُّ اللہ تھے۔ مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (گجرات الھند) میں آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی لگن کے ساتھ علمِ دین کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک بار بیمار ہوکر صاحبِ فَراش ہوگئے اور پڑھانے کی چُھٹیاں ہوگئیں جس کا آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے حد افسوس تھا۔ تقریباً چالیس دن کے بعد صحّت یاب ہوئے اور مدرَسے میں تشریف لاکر حسبِ معمول اپنے تخت پر تشریف فرما ہوئے۔ چالیس دن پہلے جہاں سبق چھوڑا تھا وَہیں سے پڑھانا شروع کیا۔ طَلَبہ نے **مُتَعَجِّب** ہوکر عرض کی: حضور! آپ نے یہ مضمون تو بَہُت پہلے پڑھا دیا ہے گزَشتہ کل تو آپ نے فُلاں سبق پڑھایا تھا! یہ سن کر آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فورًا مُراقِب ہوئے۔ اُسی وقت **سرکارِ مدینہ**، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطَّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی زِیارت ہوئی۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے لبہائے مبارَکہ کو جنبش ہوئی، مُشکبار پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''**شاہِ عالم!** تمہیں اپنے اَسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لہٰذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھا دیا کرتا تھا۔'' جس تخت پر **سرکارِ نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم تشریف فرما ہوا کرتے تھے اُس پر اب حضرتِ قبلہ سیِّدُ نا **شاہِ عالم**

علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکرم کس طرح بیٹھ سکتے تھے لہٰذا فوراً تخت پر سے اُٹھ گئے۔ تخت کو یہاں کی مسجِد میں مُعلّق کردیا گیا۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدنا **شاہِ عالم** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکرم کیلئے دوسرا تخت بنایا گیا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے وِصال کے بعد اُس تخت کو بھی یہاں مُعلّق کردیا گیا۔ اِس مقام پر دُعا قَبول ہوتی ہے۔

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں

خلیفۂ صدرِ شریعت، پیرِ طریقت حضرتِ علّامہ مولانا حافظ قاری محمد مُصلِحُ الدّین صِدّیقی القادِری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے میں (سگِ مدینہ عُفی عنہ) نے سنا ہے، وہ فرماتے تھے: **مُصنّفِ بہارِ شریعت** حضرتِ صدرُ الشّریعۃ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی صاحِب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے ہمراہ مجھے مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (ھند) میں حضرت سیِّدنا **شاہ عالم** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے دربار میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے دِل کی دعائیں کرکے جب فارِغ ہوئے تو میں نے اپنے پیرو مُرشِد حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی سے عرض کی: حُضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: ''ہر سال حج نصیب ہونے کی۔'' میں سمجھا حضرت کی دُعا کا مَنشا یِہی ہوگا کہ جب تک زِندہ رہوں حج کی سعادت ملے۔ لیکن یہ دُعا بھی خوب قبول ہوئی کہ اُسی سال حج کا قَصد فرمایا۔ **سفینۂ مدینہ** میں سَوار ہونے کیلئے اپنے وطن مدینۃ العلماء گھوسی (ضِلع اعظم گڑھ) سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نُمونیہ ہوگیا اور سفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی

١٣٦٧ کے ذیقعدۃُ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 مِنَٹ پر بمطابِق 6 ستمبر 1948 کوآپ وفات پا گئے۔

مدینے کا مسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں   قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

سبحٰنَ اللّٰہ! مبارَک تخت کے تحت مانگی ہوئی دُعا کچھ ایسی قبول ہوئی کہ اب آپ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک حج کا ثواب حاصل کرتے رہیں گے۔خود حضرتِ صدرالشّریعہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب بہارِشریعت جلداوّل حصّہ 6 صَفْحَہ 1034 پر یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے: جو حج کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا تو قِیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کیلئے نکلا اور فوت ہو گیا اُس کیلئے قِیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور فوت ہو گیا اس کیلئے قِیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔(مسند أبي يعلى ج٥، ص٤٤١ حديث ٦٣٢٧ دارالكتب العلمية بيروت)   (تذکرۂ صدرالشریعہ،ص٣٨)

مزارات پر کیا دعا مانگنی چاھئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا حکایت سے یہ بھی دَرْس ملا کہ مزاراتِ اولیاء پر جا کر ''بیماری ،بے روزگاری ،قرضداری ،گھریلو ناچاقی اور بے اولادی'' جیسے دُنیاوی مسائل کے حل کی دعا کے ساتھ ساتھ ''ایمان کی سلامتی،حَرَمَینِ طیبین کی باادب حاضِری،وقتِ نَزع میں آسانی،قبروحشر میں کامیابی اور پُل صِراط پر ثابِت قَدَمی'' جیسی اُخروی نعمتیں بھی مانگنی چاہئیں،اِس ضِمن میں ایک سبق آموز حکایت ملاحظہ ہو:چنانچہ

بڑی چیز مانگو

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں مَدینۂ طَیِّبَہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا میں مُقیم تھا، مجھے بھوک نے پریشان کیا تو مزارِ اَقدس پر حاضر ہوا اور عَرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں بھوکا ہوں'' اور حُجرۂ مبارَکہ کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ ساداتِ کرام میں سے ایک بُزُرگ میرے پاس تشریف لائے اور کہا: ''چلو۔'' میں نے پوچھا: ''کدھر؟'' جواب دیا: ''ہمارے گھر، تا کہ کچھ کھا پی لو۔'' میں اُن کے ساتھ چل دیا، انہوں نے مجھے ثَرید کا ایک بَہُت بڑا پیالہ دیا جس میں گوشت اور زیتون وافر (یعنی کثیر) مقدار میں تھا۔ میں نے خوب کھایا اور واپسی کا اِرادہ کیا، انہوں نے پھر فرمایا: ''مزید کھاؤ۔'' میں نے تھوڑا اور کھالیا، جب واپَس ہونے لگا تو انہوں نے نصیحت کے مَدَنی پھول میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا: ''میرے بھائی! ذرا یہ خیال تو کیا کرو کہ تم لوگ کتنے دُور دراز علاقوں سے چلتے ہو! جنگل و بَیابان طے کرتے ہو، سَمُندروں کو عُبُور کرتے ہو، اہلِ وعِیال کو پیچھے چھوڑتے ہو اور حضورنبیِّ اَکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے ہو، مگر یہاں پہنچ کر تمہارا مُنْتَہائے مقصود (یعنی سب سے بڑا مطالبہ) یہی رہ جاتا ہے کہ یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹی کا ٹکڑا عطا کردیجئے! اے میرے بھائی! اگر تم نے جنّت مانگی ہوتی، گناہوں کی مَغْفِرَت کا سُوال کیا ہوتا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضامندی کا مطالَبہ کیا ہوتا یا اسی قسم کا کوئی عظیم مقصد ومُدّعا اِن کے حُضور پیش کیا ہوتا تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت سے وہ عظیم مقاصد بھی

تمہیں حاصل ہو جاتے۔'' (شواہد الحق ص ۲٤٠)

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(١٤) ہو مدینے کا ٹکٹ مجھ کو عطا داتا پیا

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ غالباً 1993ء کے موسمِ حج میں کسی وجہ سے سفرِ مدینہ نہ کر سکے تھے جس کا آپ دامت برکاتہم العالیہ کو بہت صدمہ تھا، اپنی حسرتوں کا اِظہار آپ دامت برکاتہم العالیہ نے ان اشعار میں بھی کیا ہے: ؎

کاش! پھر مجھے حج کا اِذن مل گیا ہوتا اور روتے روتے میں، کاش! چل پڑا ہوتا

مجھ کو پھر مدینے میں اس برس بھی بُلواتے آپ کا بڑا احساں مجھ پہ یہ شہا ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص۱۷۲)

پھر جب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ 12 ماہ کے سفر کے دوران مرکز الاولیاء لاہور میں تھے تو یہ اِستغاثہ لکھا:[1]

ہو مدینے کا ٹِکٹ مجھ کو عطا داتا پِیا آپ کو خواجہ پِیا کا واسطہ داتا پیا

دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا

(وسائلِ بخشش، ص۵۰٦)

مدینہ

[1] : مکمل کلام ''وسائلِ بخشش'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کے صفحہ 506 پر ملاحظہ کیجئے۔

اور حضرت سیدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر پیش کر دیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کچھ ہی دن بعد ایک اسلامی بھائی نے بغیر کسی مطالبے کے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مدینۂ منوّرہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْماً میں حاضری کا انتظام کر دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے اُنیس حُروف کی نسبت سے مزارات پر حاضری کے 19 مَدَنی پھول

زِیارتِ قبور آخِرت کی یاد دلاتی ھے

❁ نبیِّ کریم ، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔ (سُنَنِ ابن ماجه ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱ دار المعرفة)

شُھَدائے اُحد کے مَزارات پر تشریف لے جاتے

❁ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شُہَدائے اُحُد علیہم الرضوان کی مبارَک قبروں کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور اُن کے لیے دُعا فرماتے۔ (مُصَنَّف عَبد الرَّزّاق ج ۳ ص ۳۸۱ رقم ۶۷۴۵، تفسیر دُرِّ مَنثور ج ٤ ص ٦٤٠)

مسلمانوں کی قبروں کی زیارت سنّت ہے

❁ قبورِ مسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام وشُہداءِ عظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام کی حاضری سعادت بَرسعادت اورانہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ ہے)۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ ج۹ص۵۳۲)ہر ہفتہ میں ایک دن زِیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روزِ جمعہ وقتِ صبح ہے۔(بہارِشریعت ج۱حصہ۴ص۸۴۸)

مَزاراتِ اولیا سے نَفْع ملتا ہے

❁ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام کے مزاراتِ طَیِّبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکرِ شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اِختلاط تو اس کی وجہ سے زِیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام تَرْک نہیں کیا جاتا، بلکہ اسے بُرا جانے اور ممکن ہو تو بُری بات زائل کرے۔(بہارِشریعت ج۱حصہ۴ص۸۴۸)

شُہداءِ کرام کے مزارات پر سلام کا طریقہ

❁ شُہَداءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام کے مزاراتِ طاہرات کی زیارت کے وقت اس طرح سلام عرض کیجئے: سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ترجمہ: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے بدلے، پس آخرت کیا ہی اچّھا گھر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ص۳۵۰)

قبروں پر پاؤں نہ رکھے

❁ قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے:

(قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا **حرام** ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج ١ ص ٦١٢) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمانِ غالب ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ٣ ص ١٨٣ دارالمعرفة بيروت) کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکر واَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ **حرام** ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے

۞ مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔(فتاوٰی عالمگیری ج ٥ ص ٣٥٠)

سرہانے سے نہ آئیں

۞ زیارتِ قبرِ میّت کے مُواجَھَہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔

(فتاوٰی رضویہ مخرجہ ج ٩ ص ٥٣٢ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

قَبْر کو بوسہ نہ دیں

۞ قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں (فتاوٰی رضویہ ''مخرّجہ'' ج ٩ ص ٥٢٢، ٥٢٦) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں۔

مزار پر چادر چڑھانا

۞ بُزُرگانِ دین اور اولیاء وصالحین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کے مزاراتِ طَیِّبات پر غِلاف (یعنی چادر) ڈالنا جائز ہے، جبکہ یہ مقصود ہو کہ صاحِبِ مزار کی وَقْعَت (یعنی عِزّت وعَظَمت) عوام کی نظر میں پیدا ہو، ان کا ادب کریں، ان کے بَرَکات حاصل کریں۔

(رَدُّالمُحتار ج۹ ص۵۹۹)

قَبْر پر پھول ڈالنا

۞ قَبْر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تَر رہیں گے تسبیح کرینگے اور مَیِّت کا دل بہلے گا۔

قَبْر پر اگر بتّی جلانا

۞ قَبْر کے اوپر "اگربتّی" نہ جلائی جائے اِس میں سُوئے ادب (یعنی بے اَدَبی) اور بدفالی ہے (اور اس سے مَیِّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویه مُخَرَّجه ج ۹ ص ٤٨٢، ٥٢٥)

قَبْر پر موم بتّی رکھنا

۞ قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے مَیِّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قبر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

مزارات پر چَراغاں کرنا

❁ اگر شمعیں روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ مَوضَعِ قُبُور میں مسجِد ہے یا قُبور سرِ راہ (یعنی راستے میں) ہیں یا وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے یا مزار کسی ولیُّ اللہ یا مُحَقِّقِین عُلَماء میں سے کسی عالم کا ہے، وہاں شمعیں روشن کریں **ان کی رُوحِ مبارک کی تعظیم کے لیے** جو اپنے بدن کی، خاک پر ایسی تجلّی ڈال رہی ہے جیسے آفتاب زمین پر، تاکہ اس روشنی (یعنی لائٹنگ) کرنے سے لوگ جانیں کہ یہ ولی کا مزارِ پاک ہے تاکہ اس سے تَبَرُّک (یعنی برکت حاصل) کریں اور وہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگیں کہ ان کی دُعا قَبول ہو، تو یہ اَمْر جائز ہے اس سے اَصلاً مُمانَعت نہیں، اور اعمال کا مدار نیّتوں پر ہے۔

(فتاوٰی رضویه "مُخَرّجه" ج ۹ ص ۴۹۰، اَلْحَدِیْقَةُ النَّدِیَّة ج۲ص ۶۳۰)

قَبْر کا طواف

❁ قَبْر کا طواف کرنا منع ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج۹ مخرجہ ص۵۲۷ ملتقطًا)

قَبْر کو سجدہ کرنا

❁ قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا **حرام** ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو **کُفْر** ہے۔

(ماخوذ از **فتاوٰی رضویه** ج ۲۲ ص۴۲۳)

❁ کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے بھی جایا کریں۔ ان کے مزاروں پر فاتحہ پڑھیں۔ سلام کریں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں اس سے ماں باپ کی اَرواح کو خوشی ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔(جنتی زیور ص۹۴)

❁ شَعبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات جس کو شبِ براءَت کہتے ہیں بہت مبارک رات ہے۔ اس رات میں قبرستان جانا، وہاں فاتحہ پڑھنا سنت ہے، اسی طرح بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضِر ہونا بھی ثواب ہے۔ (اسلامی زندگی، ص۱۳۳، ملخصاً)

عورتوں کی مَزارات پر حاضِری

❁ اِسلامی بہنیں مزارات پر نہ جائیں بلکہ گھر سے ہی ایصالِ ثواب کر دیا کریں۔ ہاں! روضۂ رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حاضری کے لئے جاسکتی ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: اور اسلم (یعنی سلامتی کا راستہ) یہ ہے کہ عورتیں مُطلَقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قُبُور کی زیارت میں تو وُہی جَزَع وفَزَع (یعنی رونا پیٹنا) ہے اور صالحین (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین) کی قُبُور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے اَدَبی کریں گی تو عورتوں میں یہ دونوں باتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل حصہ ٤ ص ٨٤٩ مکتبۃ المدینہ)

اعلٰی حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے عورَتوں کو مزارات پر جانے کی جابجا مُمانَعت فرمائی، چُنانچِہ ایک مقام پر فرماتے ہیں: امام قاضی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے اِستِفْتاء (سُوال) ہوا کہ عورَتوں کا مَقابِر کو جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز وعَدَمِ جواز (یعنی جائز و ناجائز کا) نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے؟ جب گھر سے قُبُور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اور فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے جب گھر سے باہَر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہونچتی ہے مَیِّت کی

روح اُس پر لعنت کرتی ہے جب تک واپَس آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۵۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۱۵) مفتئِ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کُھلی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کرتے رہیئے اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کرواتے رہیئے۔ آیئے ترغیب وتحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صفحہ 466 پر لکھتے ہیں: تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی '' مرکزی مجلسِ شوریٰ'' کے رُکن مُفتیِ دعوتِ اِسلامی الحاج اَلحافِظ اَلقاری حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی **محمد فاروق العطاری المدنی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مُخلِص مبلِّغ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بزرگ تھے اور گویا اس حدیثِ پاک کے مصداق تھے: ''کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو'' (صحیح البخاری ج٤ ص٢٢٣ حدیث٦٤١٦) ١٨ محرم الحرام ١٤٢٧ھ بمطابق 17-2-2006 بروز جُمُعہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی قِیام گاہ (واقع گلشنِ اقبال، بابُ المدینہ کراچی) میں اچانک حَرَکتِ قلب بند ہونے کے سبب بعُمر تقریباً 30 برس جوانی کے عالم میں انتقال فرما گئے تھے۔ آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **صحرائے مدینہ**، باب المدینہ کراچی میں دفن کیا گیا۔ وِصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رجب المرجّب ۱۴۳۰ھ بمطابق 18-7-2009 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات باب المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار برسات ہوئی جس کی وجہ سے مفتیِ دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی قبر درمیان سے کُھل گئی۔ جو اسلامی بھائی **صحرائے مدینہ** میں حفاظتی اُمور پر مُتَعَیَّن ہیں اُنہوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ **قبر سے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی ہے**۔ عارضی طور پر قبر دُرُست کرنے والے اسلامی بھائیوں کا حلفیہ (یعنی قسم کھا کر) کچھ یوں بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ **تدفین کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بھی مفتیِ دعوتِ اسلامی** قدس سرہ السامی **کی مبارَک لاش اور کفن اِس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی ابھی انتقال ہوا ہو**، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ کے سرِ مبارک پر اپنے جلوے لٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زُلفوں کا کچھ حصہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نُورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رُخ تھا۔ مفتیِ دعوتِ اسلامی کی قبر مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آرہی تھیں کہ ہمارے مشامِ جاں مُعطَّر ہوگئے۔ قبر میں بارش کا پانی اتر جانے کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ قبر مزید دھنس جائے اور سلیں مرحوم کے وجُودِ مسعود کو صدمہ پہنچائیں لہٰذا اس واقعے کے تقریباً دس روز بعد یعنی شبِ بدھ ٦ شعبانُ المعظم ١٤٣٠ھ (28-7-2009) بشُمول مفتیانِ کرام و عُلَمائے عِظام ہزارہا اسلامی بھائیوں کا کثیر مجمع ہوا، غلامزادہ ابو اُسَید حاجی عُبَید رضا ابنِ عطّار مدنی سلّمہُ اللّٰہ الغنی پہلے سے موجود شگاف کے ذریعے قبر کے اندر

اترے تاکہ یہ اندازہ لگائیں کہ آیا منتقلی کیلئے جسمِ مبارک باہَر نکالنے کی حاجت ہے یا اندر رہتے ہوئے بھی قبر شریف کی تعمیرِ نو ممکن ہے۔ انہوں نے اندر کا جائزہ لیا اور اندر ہی سے دعوتِ اسلامی کے دارالافتاء اہلسنّت کے مفتی صاحِب کو صورتِ حال بیان کی انہوں نے بدن مبارَک باہَر نہ نکالنے کا حکم فرمایا، غلامزادہ حاجی عُبید رضا کو مُووی کیمرہ دیا گیا، چنانچہ پُرانی قبر کے اندرونی ماحول اور اوپر سے مٹّی وغیرہ گرنے کے باوُجُود **الحمد للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ انہوں نے **عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زُلفوں کے بعض حصّے کی کامیاب مووی بنالی،** جو کہ کچھ ہی دیر بعد ''صحرائے مدینہ'' میں لگائی گئی مختلف اسکرینوں پر ہزاروں اسلامی بھائیوں کو دکھادی گئی، اُس وقت لوگوں کے جذبات دِیدَنی تھے، یہ روح پرور منظر دیکھ کر بے شُمار اسلامی بھائی اشکبار ہوگئے۔ اس کے بعد آنے والی رات یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ۷ شعبانُ المعظَّم ١٤٣٠ھ (29-7-2009) کو دعوت اسلامی کے **مَدَنی چینل** پر براہِ راست ''خُصوصی مَدَنی مُکالَمہ'' نشر کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف مُمالِک کے لاکھوں ناظِرین کو کیمرے کے اندر محفوظ کردہ قبر کا اندرونی منظر اور مفتیِ دعوت اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی صحیح سلامت لاش مبارک کے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور گیسو مبارک کے کچھ بالوں کی زیارت کروائی گئی۔ چونکہ یہ خبر ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی لہٰذا مختلف شہروں کے جدا جدا علاقوں کے اسلامی بھائیوں کے بیانات کا لُبِّ لُباب ہے کہ **خُصوصی مدنی مکالمے** کے دوران کئی گلیاں اور بازار اس طرح سُونے ہوگئے تھے جس طرح مسلمانوں کے علاقوں میں رَمَضانُ المبارَک میں اِفطار کے وقت ہوتے ہیں اور T.V پر گھر گھر سے ''خُصوصی مدنی مکالمے'' کی آواز

سنائی دے رہی تھی۔ ہوٹلوں، نائی کی دکانوں وغیرہ میں جہاں جہاں .T.V سیٹ موجود تھے وہاں عوام ہُجوم در ہُجوم جمع ہوکر مَدَنی چینل پر مفتیِ دعوتِ اسلامی قدّس سرہ السّامی کی مَدَنی بہاروں کے نظّارے کررہے تھے۔ ایک اطلاع کے مطابق مدنی چینل پر "خُصوصی مدنی مُکالمہ" سُن کر اور مفتیِ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کی تقریباً ساڑھے تین سال پُرانی مبارک لاش کی رُوح پرور جھلکیاں دیکھ کر ایک غیر مسلم مشرَّف بہ اسلام ہوگیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اِس سلسلے میں شبِ براءت ۱۴۳۰ھ کے مبارک موقع پر ایک تاریخی V.C.D بنام "مفتیِ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی" جاری کردی چند ہی روز میں بہت بڑی تعداد میں V.C.Ds فروخت ہوگئیں۔

جَبیں مَیلی نہیں ہوتی دَہَن مَیلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

مفتیِ دعوت اسلامی نے خواب میں بتایا کہ......

اس واقعہ کے بعد کسی نے مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مفتی محمد فاروق عطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی خواب میں زیارت کی تو پوچھا: آپ کو یہ رُتبہ کیسے ملا؟ مرحوم خاموش رہے، بالآخر اِصرار کرنے پر فرمایا: "(زبان پر) **قفلِ مدینہ** لگانے کی وجہ سے۔" **مرحوم** واقعی نہایت سنجیدہ اور کم گو تھے، ہم سبھی کے لئے اس واقعہ میں "خاموشی" کی ترغیب ہے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرّانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): خیابانِ اقبال مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net